ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

قیمت پیشگی سالانہ عہ | قیمت پیشگی سالانہ عہ

نمبر ۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء | جلد دوم

حیدر آباد دکن کی جماعت کی طرف سے

عریضہ نیاز

بحضور حضرت اقدس امام مہدی آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سالک مسالک حقیقت و عرفان واقف رموز و معارف قرآن۔ غواص بحر توحید آشنائی۔ یم تجرید مظہر انوار الٰہی۔ مصدر برکات نامتناہی۔ مقبول جناب احدیت۔ مقرب بارگاہ صمدیت۔ حافظ کلام ربانی۔ ہادی مراحل خداترسی و خدادانی۔ محی ملت بیضا۔ حامی شریعت غرا۔ فخر الاولیا تاج الاتقیا۔ قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین۔ امیر المومنین امام المسلمین۔ آفتاب عالمتاب آسمان امامت۔ شہسوار عرصہ ارشاد و ہدایت۔ حضرت امام آخر الزمان۔ مہدی دوران۔ مسیح موعود ایدہ اللہ و نصرہ۔

ہم لوگ جو خدا تعالے کے عاجز گنہگار بندے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنٰی امتی اور حضور اقدس کے جان نثار خدام میں سے ہیں۔ یہ عریضہ نیاز نہایت ادب کے ساتھ ایک خاص غرض سے خدمت فیضدرجت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جناب عالی بنظر رحمت و شفقت اس کو ملاحظہ فرماوینگے۔ حضور کا اشتہار مورخہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء جو مرض طاعون کے بارہ میں شائع ہوا ہے ہم لوگ بھی اوس کے شرف مطالعہ سے مشرف ہوئے۔ عالی جناب ہم لوگ اس بات کو پہلے سے جانتے تھے اور اوس سبب سے خوف زدہ بھی تھے کہ ایک طرف سے اس زمانہ کی نئی روشنی اور اس پرفتن زمانہ کی منافقانہ تہذیب اور اس پرزمانہ کی نامعقول نیچریت نے اہل عالم کو عموماً نہایت درجہ کا چالاک و بیباک آزاد و گستاخ و شوخ و شریر بنا دیا ہے۔ اور دوسری طرف سے اس زمانہ آخر کے خشک ملاؤں نے اپنے نفسانی جذبات کو انتہا تک پہنچا کر باہمی اتحاد و محبت و رشتہ اخوت کی تمام راہیں مسدود کر دی ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ ہادی دین کی مبارک آواز اون کے گوش تک نہ پہونچ سکی۔ اور انہوں نے اس خداداد نعمت کی کچھ قدر نہ کی جو عین ضرورت کے وقت حضرت قیوم عالم جل شانہ نے اُن کو عطا کی تھی۔ روحانی نور اور آسمانی امور سے وہ اس درجہ محروم و بے نصیب ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالے کی اُن قدیم سنتوں کو بھی انہوں نے بالکلیہ دل سے فراموش کر دیا ہے جس کے آثار و نقوش نظام فطرت و قانون قدرت میں مندرج ہیں۔ اگر اون کی سعید فطرت اون کو مستعد کرتی اور وہ اپنی بصیرت سے کام لیتے اور حضور اقدس کی جان بخش و روح پرور تصنیفات کو تدبر سے دیکھتے۔ اور جناب عالی کی پاک ہدایت و مبارک تعلیم پر ایک منصف و دانا دل لیکر غور کرتے۔ تو اُن کے خون کا قطرہ قطرہ اور اُن کی خاک کا ذرہ ذرہ اس امر پر شہادت دیتا۔ کہ اللہ جل شانہ نے اس پرآشوب پر ظلمت زمانہ میں اپنی رحمانی تجلی کے ساتھ اس عالم کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اپنی عظیم الشان رحمت کو ایک نہایت عالی خیال روشن دماغ و بلند حوصلہ و سلیم العقل و حلیم المزاج و سعید الفطرت و کامل الایمان و پاک تر و پاک نہاد و متقی و مقدس و کریم النفس انسان کی صورت میں نازل کیا ہے۔ تاکہ ابدی زندگی کے طالب ہلاکت کی راہ سے بچکر صراط مستقیم کو پالیں۔ اور اوس منزل مقصود پر پہونچ جائیں جس پر پہنچنا پیدائش انسان کی علت غائی ہے ٭

مگر ہم اس بات سے سخت دردمند ہیں کہ بجائے قدرشناسی و شکرگذاری کے ان لوگوں نے حضور کی تکلیف و توہین کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اور کوئی پہلو مخالفت و مخاصمت کا باقی نہ چھوڑا۔ ان حالات کو عرصہ سے دیکھ دیکھ کر اس بات سے دل ڈرتا تھا اور خوف آتا تھا۔ ع

تا دل مرد خدا نامد بدرد ٭ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

آخر کار وہی ہوا۔ کہ قحط و زلزلہ کے متواتر و مسلسل صدمات سے ایک عالم تباہ ہو گیا ہے۔ اور اب خدا تعالے کے قہری تجلی کے آثار اور بھی زیادہ نمایاں ہونے لگے۔ اور طاعون جیسا مرض مہلک ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور اس عالمگیر موت کے احاطہ سے نکل جانا انسان ضعیف البنیان کی طاقت امکان سے باہر ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ عالم اسباب کے تمام حوادث اسباب سے وابستہ ہیں۔ مگر ذات پاک حضرت صانع عالم جل شانہ جو متصرف فی الاسباب ہے۔ اُسی کے ارادہ و مشیت کے موجب اس کائنات کی ہر ایک حرکت و سکون واقع ہوتی ہے۔

چونکہ اس مرض کا شیوع اس ملک کے حدود میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ روز متوحش خبریں پہنچتی جاتی ہیں اور ظاہری آثار بہت خطرناک ہیں۔ اور معلوم نہیں۔ کہ کس وقت کیا حادثہ وقوع میں آوے۔ اور ہم لوگ اپنے ایمان و عقائد کا اوسی طرح جس طرح حضور نے اپنی پاک و مقدس کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔ حضور کو شاہد ٹھہراتے ہیں۔ جیسے ہم اول الشاہدین خود خداوند تعالی جلشانہ کی ذات رفیع الدرجات ہے۔ اور متیقن و امیدوار ہیں۔ کہ میدان محشر میں [illegible]

دجال کی آنکھ نے الغالبین کے روبرو حضور کو دیکھا لاالہ الا ... الدجال
... ہم ... اس بات پر ایمان لا چکے ہیں ... حضور ... الہ الا ... وہ تمام کمالات اسلامیہ نقل کر گئے ہیں کہ اللہ جل شانہ ... ہے اور ... جمیع ... تمام خیرات کا اور جامع ہے تمام کمالات کا ... سے ہر ایک امر کا اور موجد ہے تمام وجودوں کا اور علت العلل ہے ہر ایک موثر کا جس کی تاثیر یا عدم تاثیر ہر ایک وقت اُس کے قبضہ میں ہے اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور اقوال میں اور افعال میں اور اپنے تمام کمالات میں ازلی ہے اور ابدی ہے اپنے جمیع صفات کاملہ کے ساتھ اور حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا ہے اور وہ نعمت مرتبہ تمام پہونچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست اختیار کرکے خدا تعالے تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ جنت و جہنم خدا کے ازلی ابدی کے صفات قدیمہ جلال و جمال کے مظاہر ہیں اور ملائک مقربین و مدبرات امر ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور بعث بعد الموت پر غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے۔

جس طرح ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جس کی خبر دی تھی اور جس کو بعض صفات و مشابہتوں کی وجہ سے اور بعض کمالات و مناسبتوں کی وجہ سے مہدی فرمایا تھا اور جس کے ظہور کی زیادہ سے زیادہ صدی چہاردہم میں باتفاق علماء و اولیاء امید کی گئی تھی وہ بلا شبہ حضور اقدس ہیں بقطع نظر ان مقدس دلائل کے جن کو حضور نے اپنی مبارک کتابوں میں تحریر فرمایا ہے ہم نے احادیث نبویہ کے موجب اُن کے بہت آثار و علامات کو دیکھ لیا ہے جن کا وقوع زمانہ ظہور امام آخر الزمان سے وابستہ تھا۔ اس کوشش میں خدا تعالے نے ہماری مدد کی اور ہمارے سینوں کو کھول دیا اور یہ فہم و بصیرت ہم کو عطا کی اور اب ہمارا دل یقین سے معمور ہو گیا ہے۔

اور رمضان المبارک کا کسوف و خسوف جو اسی ایک مہینہ میں حدیث کے الفاظ کے مطابق واقع ہوا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اس آسمانی نشان کو دیکھ کر ہمارا ایمان اور بھی تازہ ہو گیا اور وہ دمدار ستارہ جس کے طلوع کی پیشگوئی ... وہی ستارہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت طلوع ہوا تھا اور بعد ظہور حضرت امام آخر الزمان کے پھر طلوع ہوا اور یہ دوسرا آسمانی نشان تھا جس نے حضور کی صداقت پر مہر لگا دی۔ ہم نے دجال کو دیکھا اور اُس کو شناخت کیا اور ہم نے اُس کی پیشانی پر ک۔ ف۔ ر لکھا ہوا اچھی طرح پڑھ لیا قحط و زلزلہ و طاعون جو بصورت عذاب دنیا میں شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں اور جن کی خبریں احادیث نبویہ میں بکثرت دی گئی تھیں ان کو دیکھ کر ہم خدا تعالے کے قہر و جلال سے اُس کی رحمت کی پناہ چاہتے ہیں۔ غرض کہ ہم اس بات پر ایمان لا چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالیقین فوت ہو چکے قرآن کریم اُن کی وفات کی قطعی و یقینی خبر دیتا ہے اور آنے والا مسیح آ گیا۔ ہم نے ان عقائد کی اپنے عیال و اطفال کو بھی تعلیم دی ہے اور وہ بھی اس عقیدہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔

ہم اللہ تعالےٰ کے اس احسان عظیم کا بدل و جان بدرجہ غایت شکر کرتے ہیں کہ ہم نے حضور کا وہ مبارک زمانہ پا لیا جس کی تمنا میں تیرہ سو برس تک کی عمر ختم ہو گئی اور صدہا راست باز اس تمنا کی آرزو میں اس عالم سے گذر گئے۔

آخر میں ہم نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ حضور سے خاص طور پر ایک درخواست کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ حضور اُس کو قبول فرما دیں گے۔

اگرچہ ہم نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ نماز پنجگانہ کے ساتھ درود و استغفار بھی بکثرت پڑھیں اور اپنے متعلقین و متعلقات کو بھی اس کا پابند کیا ہے مگر جب ہم اپنے اعمال و افعال پر نظر کرتے ہیں تو بے انتہا ندامت کی وجہ سے دعا کرنے میں بھی جرأت نہیں کر سکتے مگر اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جانا بھی ایک کفر ہے ہم اس بات کی دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالےٰ ہم کو حضور کے مبارک عہد کے ٹھیک انجام تک جمیع آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھ کر زندہ رکھے۔

مگر ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی دعائیں اور تدبیریں ایک طرف اور حضور کی ایک دعائے نیم شبی ایک طرف۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ حضور مستجاب الدعوات ہیں۔ اس لئے اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہماری حق میں دعا فرماویں کہ ہم حضور ... کہ خدا ... ایام ... جہاں تک مقدر ہے دیکھیں اور اگر ہم سب کی ذات میں سے کسی کی موت مقدر ہے تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے قضا و قدر پر راضی ہیں اس حالت میں ہم اس دعا کے متمنی ہیں کہ ہم ... عقائد پر ... جن کا ... اوپر ذکر ہوا ہے اور ہم ... حضور کی جماعت کا ہو کر اس عالم سے گذر جائیں ... اور ... حضور ... ہمارے لئے دعائے مغفرت فرماویں ہمارے اعمال ... لائق نہیں ہیں کہ ہم قابل مغفرت ہوں بجز خدا تعالیٰ کی ... اور حضور کی دعا کے اور کوئی ذریعہ نجات کا نہیں ... ہم ... یقین رکھتے ہیں کہ ہم اپنی ... ارادت و عقیدت و محبت کا جو ہم حضور سے رکھتے ہیں اجر عظیم پاویں گے اب ہم اس عریضہ کو ختم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنے عیال و اطفال کو اللہ جل شانہ کی حفظ و حمایت اور حضور کی دردمند دل کی دعاؤں کے سپرد کرتے ہیں وہ ہم سے دونوں جہان میں راضی ہو۔

ہمارے جماعت کے تمام بھائیوں کو ہماری طرف سے سلام مسنون پہنچے۔ ۱ سید مردان علی۔ ۲ محمد نصیر الدین۔ ۳ محمد ابو الرشید۔ ۴ سید ... ۵ شیخ ... ۶ محمد ... ۷ محمد ... ۸ ... ۹ محمد ... ۱۰ مرزا صادق علی بیگ

سورۂ بنت کی تفسیر چھپ کر طیار ہو چکی ہے مینیجر الحکم قادیان طلب کریں قیمت مجلد معہ محصول ... ۲۰۰ جلد سے کم باہر نہ جا سکیں گی۔

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا امامنا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جو صداقت اسلام و مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے سنہرے خطبے اور نفیس و لطیف مضامین مشتمل تفسیر آیات یا مشتمل رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں ہر ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریگا اور اگر ہمارے احباب توجہ کریں تو بکثرت شائع ہوا کریگا اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو مہینہ بھر اور سو ٹریکٹ ... حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ماہانہ ... شائع ہو سکتا ہے اور ہم ... ڈھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کریں اور تقسیم کا انتظام کیا جاوے گا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ اور ... تعداد بھیجی جایا کرے اور وہ تقسیم

سرمن (خطبہ)

(سیالکوٹ دیکھو نمبر ۳ مطبوعہ ۱۲ ارچ)

میرے کان میں جب یہ کہتے ہیں پڑا یعنے خدا تعالیٰ کے فضل سے سمجھ لیا کہ اب کامیابی ہی کامیابی ہے۔ جب یہ ہیں متکبرین اور نام مستکبرین نے اناخیر منہ کی ہانک لگائی۔ اور موعود اور اس کے اصحاب کو زمرۃ الامیین کہا۔ اور سب سے پہلے سیالکوٹ کی مسجد میں حکیم حسام الدین صاحب کے مقابل کہا کہ دعوے چند کا ہی علوم دینیہ اور علوم آلیہ سے بچے بہرہ ہے میرے خیال میں نقص ہے۔ مخ فولاد کی طرح گڑ گیا۔ کہ دعوے کرنے والا اور اس کے ناصر بن لاریب حق پر ہیں۔ اور وہ نبی امی اور امیین رسولہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پر کامیاب ہوں گے۔ اور ان کے دشمن ہر قسم کے التفات کے نہیں گے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ میرا گمان سچا نکلا اور میری امید وہی جو اسوقت ایمان بالغیب کے رنگ میں تھی بخدا... شان ارسال کامیابیوں سے سرسبز کر دکھایا۔ اور پھر فرمایا ہے۔ یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر کیسی شان اور تعلیم ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام خوبیوں کی ہدایت اور تمام برائیوں سے بچنے کی نصیحت... کوئی مشکر اسلام کو کسی کوئی خوبی پیش کر کے کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے اس کی تعلیم نہیں دی؟ کیونکہ ہم نے اسلام ہی ... سے کہا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ... کی شان ہوئی ہے۔ ... آیت کی تفسیر ایک قصہ لکھا ہے۔ جو تعلیم اعجاز کو خوب ظاہر کرتا ہے کہ عرب میں ایک بڑا ... رہتا۔ اور اس کی قوم نے حضرت کے پاس منتخب کر کے اس کو بھیجا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پھر تم بھی ان میں ملے۔ چنانچہ وہ پڑھ کر آیا اور حضور کی خدمت میں پہنچا۔ جب وہ مسجد میں آیا تو یہ الفاظ حضرت پڑھ رہے تھے۔ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ ... کر کے واپس گیا اور قوم سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے پوچھا۔ ہم میں تمام خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اور برائیاں نہیں ... اسلام کا بھی یہی منشا ہے۔ اب سب مسلمان ہو جاؤ۔ غرض وہ مسلمان ہو گئے۔ یہ ہے اعجاز اسلامی تعلیم کا ... ان آیات پر غور کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے طور پر بیان فرمائی ہیں۔ یہ امر نہایت فصاحت سے ایک سوچنے والا دل سمجھ سکتا ہے۔ کہ مصلح کی ضرورت کب ہوتی ہے۔ وہ پانچ صفتیں ہی ضرورت حقہ بتاتی ہیں۔

وہ اظہار ہیں۔ ان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک یہ حال ہو۔ کہ امر بالمعروف نہ کیا ہو۔ اور منکرات سے روکنے والا کوئی نہ ہو۔ اور گندی چیزوں کو حلال سمجھا جائے۔ اور طیبات کو حرام کہا جائے۔ اور ناپاک چیزوں در بدعات شنیعہ اور عقائد فاسدہ اور اعمال قبیحہ کے خطرناک بوجھوں کے تلے قومیں دبی ہوں اور دنیوی جذبات کے طوقوں سے ان کی گردنیں ایسی بند ہو کر زمین کی طرف جھکائی جائیں۔ اور کتوں کی طرح ان کی ناکیں نیچی اشیاء کی بو لینے میں سطح زمین سے رگڑ کھاتی رہیں۔ اور آسمان کی طرف دیکھنا انہیں کبھی نصیب نہ ہو۔ ایسے وقت میں غیرت الٰہی جوش مارتی ہے اور اس بات کی ضرورت حقہ داعی ہوتی ہے۔ کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ اور یہ آیات یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ مصلح میں صفات کیسی ہوں۔ یعنے زمانہ کی ضرورتیں ہوں۔ اور ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ یہود اور نصاریٰ اور مشرکین عرب ایرانی وغیرہ اور ہندی سب کے سب انہی عیوب میں مبتلا تھے۔ یہود کی نسبت کتاب کریم صاف کہتی ہے۔ کانو لا یتناھون عن منکر فعلوہ۔ یعنے یہودی سوسائٹی کا یہ حال تھا۔ کہ کوئی کسی کو فعل منکر کے ارتکاب سے نہ روکتا۔ نصاریٰ میں حلت و حرمت کا کوئی منشا ہی نہ تھا۔ مجوس ایران محرمات ابدیہ کو حلال سمجھتے تھے۔ اور رات ہی قرآن سے شہر کے شہر بھرے ہوئے تھے۔ غرض ہر طرف ضلالت اور ظلمت کا طوفان آ رہا تھا۔ اس لئے حضور کی بعثت ہوئی۔ یہ امر خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو خواہ مخواہ نہیں پیدا کرتا۔ اور کسی شخص کو مجدد و مصلح نہیں بناتا جب تک کہ زمانہ میں اس کی ضرورت اور اس کی پاک ذات میں اصلاح کی صلاحیت موجود نہ ہو۔

مجھے اکثر تعجب آتا ہے۔ کہ نصاریٰ قرآن کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے تفسیر قرآن بھی کرتے ہیں۔ ان آیات پر کبھی انسانی دل سے نہیں سوچتے۔ کہ ان آیات میں ایک مصلح کی نسبت کتنا بڑا دل کو ہلا دینے والا دعوے ہے۔ یہ صفات و خواص ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب کے مقابلہ میں تو ہیں۔ انسانی قویٰ کے سائنس کو جاننے والا یقیناً لذت سے بھر جاتا اور یہ دعوے ہی اس پر قوی اور شدید رعب ڈالنے کو کافی ہے۔ میں درست کہتا ہوں اگر کوئی چاہے۔ کہ توریت و انجیل سے مصلح عالم کے ایسے صفات نکال کر دکھائے۔ تو اس کی ورق گردانی آخر اس کی حیرانی اور شرمندگی کا باعث ہوگی۔ ہم انجیل سے نتیجے محض بے سود اور بے نتیجہ پڑھتے ہیں جب ہمیں ان امور کی تلاش ہوتی ہے۔ کہ انجیل کے یسوع نے زمانہ کی حالت کا تقاضا کیا بیان کیا ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے اپنے وجود کی ضرورت اور اصلاح کا عملی اور علمی ثبوت کیا دیا ہے۔ برخلاف اس کے قرآن کریم نے اسلام سے پہلے دنیا کی حالت کا الگ نقشہ دکھایا ہے۔ اور اس طرح صاف ثابت کیا ہے۔ کہ زمانہ پکار پکار کے کہتا تھا کہ مصلح کی ضرورت ہے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا یعنے زمین بالکل مر چکی تھی۔ اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسے نئے سر سے زندہ کرے۔ اس جامع آیت نے ایک لفظ میں زمانہ کے تقاضے اور مصلح کی ضرورت کو کس خوبصورتی سے دکھایا ہے۔

پھر اس قوم کی صفات جا بجا ذکر کی ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے فیض یاب ہوئی۔ مگر کس قدر افسوس ناک اور ناکامیاب کوشش ہوگی۔ اگر کوئی دکھانا اور دکھانا چاہے۔ کہ انجیلی یسوع کی جماعت بھی اس امر کا ثبوت دے سکتی ہے۔

مسٹر ولیم میور نے لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں خاتم النبیین صلعم اور یسوع انجیلی میں موازنہ کرنا چاہا ہے تلخ گھونٹ پی کر اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ بہ مقابلہ سید الوریٰ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے یسوع انجیلی کو اپنے زمانہ اور عہد میں کچھ بھی کامیابی نہیں۔ اس کے آگے محض بیہودہ اسباب ناکامی کی قرار دیتا ہے۔ غرض صادق اور حقیقی مصلح جو کامیابی کی زیبا خلعت زیب تن کر سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ جامع صفات ہیں۔ اگر ان صفات کا آدمی مطلوب نہیں۔ تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ کوئی اس سے بہتر کسی مصلح کے صفات بیان کرو۔

سنو! ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے دعوے کیا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ اول ہم کو یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا وہ اس دعوے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور پھر دیکھیں گے۔ کہ زمانہ کو اس کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ بارش عجیب چیز ہے۔ زمین مردہ کو راحت دینے والی اور صدہا امیدوں اور مسرتوں کو ساتھ لانے والی۔ مگر جو وقت پر نہ ہو۔ تو محض بے سود اور ناقابل التفات اور مضرت۔ سو جیسے بارش کے لئے قانون قدرت ہے۔ اسی طرح روحانی بارش یعنے وحی الٰہی اور مہبط وحی کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اسی نکتہ معرفت کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ یعنے ہم نے اس رسول کو تمام حقہ ضرورتوں اور مقتضائے وقت کے پورا کرنے کی صفات و قابلیت دے کر نازل کیا ہے۔ اور یہ اترا بھی ایسے وقت میں ہے۔ کہ جب ضرورت حقہ تھی۔ اور زمانہ باطل کے ہاتھوں سے تنگ آ کر

الحق کو چاہتا تھا۔ یہ آیت بھی پورا فوٹو دکھاتی ہے۔ زمانہ کی حاجت کا جو ہمارے ہادی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود با جود سے پہلے تھی۔ یہ کس قدر غور کے قابل بات ہے۔ کہ آج سے اٹھارہ برس قبل یہی الہام اس دعوے کرنے والے کو بھی ہوا۔ جو اس جدید دعوے کے سننے والے کو خیرخواہانہ صلاح دیتا ہے۔ کہ اسی طرح آج بھی تقاضائے وقت اور صفات مصلح میں ہمارے حسن ظن سے غور اور جستجو کرے جیسی سننے پہلی صدی کے [illegible] کی۔

کیا اس وقت یہ صحیح بات نہیں۔ کہ زمین جل اٹھی تھی اور بالکل سیاہ نقشہ اس کا ہو رہا تھا۔ ؎

بخ بوستاں [illegible] ورد و مردم [illegible]

تاریکی نے سارے عالم کو اپنے پردوں کے نیچے رکھا تھا۔ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس سے ۲۱ یعنے امیوں اور اہل کتاب کے معتقدوں کے اخلاق بگڑ گئی۔ اور اس فساد اخلاق کی وجہ اُن کی بداعمالیاں اور بدکرداریاں [illegible] اور اس بدعملی کا تسلط ہر طرف پورا ہو چکا ہے۔ [illegible] سمجھو کہ سارے [illegible] [illegible] ہے۔ جو اس کی پشت کو فسق و فجور نے ناقابل [illegible] [illegible] نجات دے۔

بڑے افسوس [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] عن المنکر کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور [illegible] [illegible] ہو بازاروں اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوتے ہیں [illegible] مساجد [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] دونوں قسم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی خیانت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی نکاحت [illegible] [illegible] [illegible] بازاروں کے حلقہ [illegible] ایسے وقت میں کیا ضرورت [illegible] [illegible] دنیا [illegible] [illegible] آیا [illegible] آیا اور [illegible] [illegible] آیا۔ وہ [illegible] [illegible] ثابت کر رہا ہے۔ کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اصلاح و تقویٰ امت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بالکل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور کل ملّتہائے مذاہب کو مخاطب فرمایا۔ اُسی طرز پر مسیح موعود کا مشن بھی ہوگا۔ سید المرسلین صلعم نے یہود و نصاریٰ سے مباحثات کئے۔ اُن کی بدکرداریوں اور ناپاک عقیدوں کو ظاہر کیا۔ عرب کے برہمنوں اور تناسخیوں کے خبیث خیالات کی بیخ کنی کی۔ اُس وقت کے عظماء و سردار۔ قیصر و کسریٰ وغیرہم کے نام دعوت حق کے خطوط لکھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے ہند کے برہموں اور آریوں اور نصاریٰ و یہود سے مباحثات کئے۔ اور ان بیباک دشمنوں سے ایک طرف حق کی حمایت کی اور دوسری طرف اُن کے قلعوں پر متواتر حملے کرکے اُن کو خاک کے برابر کر دیا۔

اور یا آنحضور کی ایمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ سے رنگین تھا۔ یورپ کے کل سلاطین کے نام حقیقت اسلام و بطلان نصرانیت کے خطوط لکھے۔ اور یہاں [illegible] [illegible] [illegible] کوئی ایک فرد اسلام سے ایسا نہیں رہا جس کی آنکھ اور ہاتھ نے اُس کے کتبی نوشتہ کے دیکھنے اور [illegible] کا شرف حاصل نہ کیا ہو۔

کیا یہ سچ نہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس کی زندگی میں اس جماعت کو جس کو خدا تعالیٰ نے اُنہیں پیدا کیا تھا۔ ایک مغفلت کی [illegible] قرآن کریم سو [illegible] قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی [illegible] [illegible] [illegible] ہر شخص [illegible] [illegible] وہ سمجھ [illegible] ہے۔ کہ [illegible] [illegible] [illegible] احقاق حق اور ابطال باطل پر مشتمل ہے۔ اپنی اتباع سنت اور بڑھا کہ آپ کی سیرت کی [illegible] قدم بقدم پیروی کی جاتی۔ کوئی ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ مرد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ملل باطلہ تو ایک طرف تھے تو چھوٹے مذہب کسی کی پیروی کی [illegible] الحق جرأت نہ [illegible] [illegible] یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سامنے سے پھیر دئیے۔ [illegible] [illegible] کو پست اور جماعت کو سرسبز کر دیا۔ کہ حق دار آئے اور اپنا حق لے۔ کیا ہی سچ ثابت ہوا جو تا بتحدید تیرہ سو برس قبل کہا گیا تھا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (س ۴ - ۲۹ - ۲۸ -)

[illegible] [illegible] کی حکمت ہے۔ کہ کل مفسرین اس آیت کو مسیح موعود کے زمانہ سے [illegible] کرتے ہیں۔ اور فی الواقع حق بھی یہی ہے۔

سو [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] کہ وہ شخص کس پایہ [illegible] کا کام ہوگا۔ [illegible] [illegible]

اور غوث اور مجدد امت مرحومہ میں ہوئے اور سب اپنے مقتدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے مقتدی اور عاشق تھے۔ مگر یہ بتا دیا گیا ہے۔ کہ آپ نے سلام کسی کو بھی نہ کہا۔ فکر کرنے والے کے لئے اس میں آیات ہیں؀

اس تمام بیان میں ہماری جماعت کے لئے امید و بیم یا تبشیر و انذار دونوں ہیں۔ بشارت تو یہ ہے۔ کہ تم نے اس مبارک وقت کو پایا اور امام وقت کو پہچانا۔ اور قبول کیا۔ اور امید ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے واٰخرین منھم اور [illegible] [illegible] کے مصداق اور وارث ہو گئے۔ اور انذار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں۔ پہلے بھی اُس نے متقیوں ہی کو راہ لگایا اور اب بھی وہ متقیوں سے ہی محبت کرے گا۔ یہود کو کہا گیا۔ فضلتکم علی العالمین اور جب تک نبوت اور ملوک اُن کے خاندان میں جاری رہی۔ مگر جب تقویٰ اللہ چھوڑ دیا تو دونوں نعمتیں سلب کی گئیں۔ اور آخر انتقال میں یا بلفظ دیگر داخل ہونے کے وقت نئی جماعت کی نسبت یہی کہا گیا۔ فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ الآیۃ

یاد رکھو قرآن کریم کا لانے والا امام المتقین ہے۔ اور آپ کی جماعت تقوے و طہارت کے سچے نمونہ ہیں۔ ایرانیوں کے لشکر کی ڈراؤنی کثرت کو دیکھ کر مسلمان لشکر کے بعض ضعیف دل گھبرا گئے۔ تو اُس صحابی سپہ سالار نے کیا خوب جواب دیا۔ کہ ہم آدمیوں کی قوت اور تعداد کے بل پر تو نہیں لڑتے ہم تو ایمان اور دین کی قوت سے لڑتے ہیں۔ اور میں تو چاہتا ہوں۔ کہ ان کلاب النار کی تعداد اس سے بھی مضاعف ہو۔

ہم کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہمیں متقی اور صالح بنائے۔ اور مجھے تو کامل امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور اس جماعت کو ایسی ہی جماعت بنائے گا۔ جیسے اُس کے وعدے ہیں۔ کیونکہ صحابہ کی طرح اس جماعت کے معلم بھی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آخر میں میں اپنی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ بیشمار لوگوں سے خدا تعالیٰ نے انہیں چن لیا۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن کے حصہ میں حسنۃ الدنیا و حسنۃ الآخرۃ رکھ دے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحکم [illegible] [illegible] قادیان دارالامان میں [illegible] [illegible] علی مالک و مہتمم نے چھپوا کر شائع کیا

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر + اغنی ہے غنی میں ہر بشر کو پسر + لعل و دُر یتیم سے بڑھ کر

[illegible]

حکیم شیخ نظام الدین

[illegible]

اس خادم الاطباء کو ۴۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرا کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں۔ کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصًا اولاد و فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ؎ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر (۱) اول کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے۔ اور ر ۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں۔ ر ۳) سر طبیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ ر ۴) شرطیہ امید خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ ر ۵) زر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ ر ۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو حلفیہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ حرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی اس طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دینا۔ کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں۔ وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں۔ ؎ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب استاد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں +

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جسکے اولاد نہ ہو	عـہ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عا	۲۸	ٹل اترنا	صہ
۲	جسکے اولاد چھوٹی مر جاوے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عا	۲۹	طول و عرض و عمق سوزانند	صہ
۳	جسکا حمل ۲-۶-۸ ماہ گر جاوے	صہ	۱۲	سرعت	عا	۲۱	ناسور	عا	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۴	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو	صہ	۱۳	جریان	عا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	عا
۵	کمزوری	عـہ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادھرنگ	عـہ	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۶	مرگی	صہ	۱۵	کنٹھیا	عا	۲۴	ضیق النفس	عـہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عا
۷	تپ دق	عـہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لیپھ	صہ	۳۴	تیجا - چوتھیا - روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عا	۱۸	سبل	عا	۲۷	آتشک گل بدن	عـہ	۳۶	سرسام	عا

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر و حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین سے روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ میں عنہ روپیہ۔ مصری سُرمہ فی تولہ سہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دینے والوں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر:- پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب)

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً گرمی کہتے ہیں جیلن کمزوری نظر۔ ناخونہ۔ باہر در ملک کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئی نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم مسا نگلے صاحب بہادر ایم۔ بی سی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی بیٹی پر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے تھے آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا۔ کہ سورج کی روشنی بھی نہیں پڑ سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہوگا۔ کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سُرمہ منگوایا تھا جس نے جادو اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمے دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا۔ اور پتلی صاف و شفاف ہوکر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے۔ اور مریض دعا گو ہے۔ بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپنے ایسی نادر دوا کو اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے۔ لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے۔ کہ ہر وقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم سرمہ ممیرہ کے استعمال کرنے میں ہرگز غفلت نہ دیں۔ لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ۔

۴- جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے۔ جس کا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب و کیمپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے اور ایک تولہ سفید سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں دستخط سردار صالح محمد خاں درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب میر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان۔ ۶ مارچ ۱۹۰۷ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائنس بینک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر شائع کیا گیا۔